تنویر القلوب والابصار

بدلائل ثبوت علم الغیب للنبی المختار

مصنف

شیخ السلام والمسلمین

صاحبزادہ الحاج الحافظ سلطان محمود صاحب

آستانہ عالیہ

دریائے رحمت شریف اٹک

ناشر

بزم سعید دریائے رحمت حسنین آباد لاہور کینٹ

تنویر القلوب والابصار

شیخ السلام والمسلمین

آستانہ عالیہ

دریائے رحمت شریف اٹک

سید منور علی شاہ بخاری قادری رضوی

بزم سعید دریائے رحمت حسنین آباد لاہور کینٹ

قیمت ۱۰ روپیہ

نام کتاب : تنویر القلوب والابصار بدلائل ثبوت علم الغیب للنبی المختار

مصنف : شیخ الاسلام حضرت صاحبزادہ الحاج الحافظ سلطان محمود صاحب مدظلہ العالی

تقدیم و تقریظ : محقق اہلسنت حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا عبدالستار سعیدی صاحب

تعداد : ایک ہزار

قیمت :

ناشر : بزم سعید دریائے رحمت، حسنین آباد لاہور کینٹ

سنہ طباعت : 1419ھ بمطابق 1999ء (رمضان المبارک)

اشاعت : باراول

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ فیض القرآن دریائے رحمت شریف، تحصیل و ضلع اٹک

☆ بزم سعید دریائے رحمت E453 گلی نمبر 4 حسنین آباد لاہور کینٹ

☆ مصطفیٰ لائبریری والٹن روڈ لاہور کینٹ

جامع مسجد این ٹائپ آستانہ عالیہ پپلاں تحصیل و ضلع میانوالی

آستانہ دریائی کچہری بازار سرگودھا

دارالعلوم معین الاسلام 32 بلاک سرگودھا،

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

تقدیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

حضور اکرم ﷺ اپنی ذات اور تمام صفات میں بے مثال ہیں کسی بھی صفت میں مخلوق کا کوئی فرد آپ کے مساوی نہیں ہو سکتا- وسعت علمی میں بھی کوئی آپ کے برابر نہیں- اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو اولین و آخرین کے علوم کا جامع بنایا اور ما کان و ما یکون کا علم عطا فرمایا- یہی مسلمانوں کا اجتماعی عقیدہ ہے جو خیر القرون سے چلا آرہا ہے اور اہل سنت و جماعت اسی پر قائم ہیں- آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ اس کی مؤید و مثبت ہیں- ہم اہل سنت و جماعت نبی کریم ﷺ کے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر ہرگز ہرگز نہیں مانتے- بلکہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ تمام کائنات کا علم رکھنے کے باوجود سرکار دو عالم ﷺ کے علم مبارک کو اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ اتنی نسبت بھی نہیں جتنی قطرے کو سمندر سے-

پیش نظر کتاب "تنویر القلوب والابصار بدلائل ثبوت علم الغیب للنبی المختار" میں اسی مسئلہ کو زیر بحث لایا گیا ہے اور قرآن و حدیث سے روشن دلائل کے ساتھ ساتھ براہین قاطعہ سے بھی مسئلہ مذکورہ کو مبرھن و مدلل کیا گیا ہے- علاوہ ازیں منکرین و مخالفین کے استدلالات فاسدہ کا بھرپور علمی و تحقیقی انداز میں رد کیا گیا اور خود انہی کی کتابوں سے حوالے دیکر ان کا دوغلہ پن اور متضاد و متناقص نظریات و اعتقاد کو بیان کیا گیا- کتاب کا مطالعہ کرنے سے فاضل مصنف حضرت العلامہ محقق العصر الحاج صاحبزادہ سلطان محمود صاحب

دامت برکاتہم العالیہ کے تبحر علمی اور وسعت مطالعہ کا پتہ چلتا ہے۔ جس انداز میں انہوں نے احقاق حق اور ابطال باطل کیا وہ ان ہی کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے صدقے سے اس کتاب کے مصنف اور ناشرین کے مساعی جمیلہ کو قبول و منظور فرمائے۔
آمین

حافظ محمد عبد الستار سعیدی

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری گیٹ لاہور

تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

ہر عاقل وبالغ ایمان لانے کا مکلف ہے' ایمان کیا ہے ؟ سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ لائے ہیں اسے دل و جان سے تسلیم کرنا اور زبان سے اقرار کرنا ہے - جب یہ حقیقت ہے تو ماننا پڑے گا کہ ہر صاحب دانش و خرد کا فرض بنتا ہے کہ وہ سب سے زیادہ کائنات کے خالق و مالک کو مانے اس سے محبت کرے اور اس کی اطاعت کرے۔ اس کے بعد تمام عالم وجود میں سب سے زیادہ عزت و تکریم' محبت و عقیدت اور اطاعت کے لائق حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی ذات اقدس کو مانے -

دنیا جانتی ہے کہ جس سے محبت کی جاتی ہے اس میں اگر نقائص موجود بھی ہوں تو محبت کرنے والے کو دکھائی نہیں دیتے' وہ اس کی خوبیاں ہی گنتا ہے اور اس کی فضیلتیں ہی گنواتا ہے - لیکن اگر محبوب ایسا ہو جسے قادر مطلق نے پیدا ہی بے عیب کیا ہو' جو کانک قد خلقت کما تشاء کا مصداق ہو' اس کے بارے میں ایک محبّ کا کیا اندازہ ہونا چاہیئے ؟ یہ امر محتاج بیان نہیں ہے -

علماء دیوبند کو اس بات کا بڑا زعم ہے کہ ہم نے خدمت اسلام کے سلسلے میں بڑا کام کیا ہے - اتنے مدارس قائم کئے' اتنے مکتبے قائم کئے' اتنی کتابیں لکھیں اور شائع کیں' یہ سب کچھ بجا' لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ان کے ذمہ دار اصحاب جبہ و دستار نے یہاں تک کہہ دیا کہ شیطان کے لئے روئے زمین کا علم نص سے ثابت ہے' محبوب رب العالمین کے لئے علم کی

یہ وسعت مان لی جائے تو شرک لازم آئے گا- کسی نے سید عالم ﷺ کے علم شریف کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے پوری ڈھٹائی سے کہہ دیا : ایسا علم غیب تو زید' عمرو بکر بلکہ بھائم اور مجانین کو بھی حاصل ہے- کیا کوئی صاحب ایمان کائنات کی سب سے عظیم ہستی کے بارے میں ایسے کلمات کہہ سکتا ہے ؟ یا ایسے کلمات سن کر خاموشی سے برداشت کر سکتا ہے ؟ ہر گز نہیں-

مجھے تسلیم ہے کہ جن لوگوں نے مذکورہ یا ان جیسے دیگر کلمات کہے ہیں ان کی عظمت و جلالت اور بزرگی کا اتنا پروپیگنڈہ کیا گیا ہے کہ ان کے معتقدین توجہ دلانے کے باوجود ٹس سے مس نہیں ہوں گے- لیکن یہ کوئی کلیہ تو نہیں کہ ہر شخص ایمانی حس اور غیرت سے عاری ہی ہو جائے' آستانہ عالیہ دریائے رحمت (دریا شریف) اٹک کے سجادہ نشین حضرت علامہ مولانا حافظ سلطان محمود مدظلہ العالی ہمارے دعوے کی روشن دلیل ہیں- انہوں نے اپنے ماموں سے علوم دینیہ پڑھے جو دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھتے تھے- لیکن جب خود انہوں نے دیانت داری سے اختلافی لٹریچر کا مطالعہ کیا اور دیوبندی علماء سے خط و کتابت کی تو ان کا فیصلہ دوٹوک تھا کہ اہلسنت و جماعت سچے ہیں اور دیوبندی جھوٹے-

پیش نظر رسالہ : "تنویر القلوب والابصار فی ثبوت علم الغیب للنبی المختار" (ﷺ) میں انہوں نے علمائے دیوبند کے اس عقیدے پر گفتگو کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علوم خمسہ (جن کا سورہ لقمان کے آخر میں ذکر ہے) کسی کو عطا نہیں فرمائے- اس عقیدے پر کڑی تنقید کرنے کے بعد ایک پٹھان مولوی دائم الحق کی تحریر کا تنقیدی جائزہ لیا ہے- یاد

رہے کہ حضرت پیر طریقت مولانا حافظ سلطان محمود مدظلہ نے مسئلہ علم غیب سے متعلق چند سوالات علماء دیوبند کو بھجوائے تھے۔ جن میں سے کچھ علماء تو کنی کترا گئے اور جواب دینے کی ضرورت ہی محسوس نہ کی' قاضی دائم الحق نے جواب میں رٹے رٹائے جملے لکھ دیئے جن کا حضرت نے بڑی عمدگی سے پوسٹ مارٹم کیا ہے۔ راقم نے مسئلہ علم غیب پر ایک عربی رسالہ "مدینۃ العلم" لکھا جس کا اردو ترجمہ مولانا غلام نصیر الدین چشتی مدرس جامعہ نعیمیہ نے "شہریار علم" کے نام سے کیا' جو اصحاب ذوق رکھتے ہیں وہ ان رسالوں کا مطالعہ کریں جن انشاء اللہ تعالیٰ مفید پائیں گے۔

مقام مسرت ہے کہ حضرت پیر طریقت نے نہ صرف تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے بلکہ ان کی اشاعت کا بھی اہتمام فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت کا سایہ تا دیر سلامت رکھے اور ان کی مساعی جمیلہ سے مسلک اہلسنت و جماعت کا بول بالا فرمائے۔ آمین

محمد عبدالحکیم شرف قادری

ناظم مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور

18 رمضان المبارک 1419ھ' 7 جنوری 1999ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم

علمائے دیوبند کا علوم خمسہ کے نفی پر استدلال اور اس کے رد میں

آیت ان اللہ عندہ سے عقلی نقلی استدلال

علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علوم خمسہ کسی کو عطا نہیں فرمائے اور استدلال میں یہ آیت پیش کرتے ہیں- ترجمہ :بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کی خبر اور اتار تا ہے بارش' اور جانتا ہے جو کچھ ماں کے پیٹ میں اور کسی جی کو معلوم نہیں کہ کل کیا کریگا اور کسی جی کو معلوم نہیں کہ کس زمین میں مریگا- تحقیق اللہ سب کچھ جاننے والا خبر دار ہے-"ترجمہ شیخ الہند صاحب" عرض ہے کہ مولانا ذوالفقار علی صاحب والد شیخ الہند صاحب عطر الوردہ شرح قصیدہ شریف میں "ومن علومک علم اللوح والقلم" کی شرح میں لکھتے ہیں جو علوم عالیہ اللہ نے رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمائے ہیں- لوح محفوظ کا علم انکا بعض ہے اور مولانا اسمعیل دہلوی صراط مستقیم مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند کے صفحہ 128 پر لکھتے ہیں آسمانوں کے حالات کے انکشاف - ملاقات ارواح - ملائکہ اور بہشت اور دوزخ کی سیر اور اس کے مکانوں کے حقائق پر اطلاع اور اس جگہ کے مکانوں کی دریافت کرنے اور لوح محفوظ سے کسی امر کے انکشاف کے لئے یاحی یا قیوم کا ذکر کیا جاتا ہے-

عطر الوردہ کی عبارت سے معلوم ہو تا ہے کہ لوح محفوظ کا علم رسول اللہ ﷺ کے علم کا حصہ ہے- اور صراط مستقیم کی عبارت سے معلوم ہو تا ہے کہ یاحی یا قیوم کا ذکر کرنے سے لوح محفوظ کے مطالعہ کی اجازت مل جاتی ہے اور لوح محفوظ کے متعلق ارشاد ہے کہ نہ کوئی ہری چیز اور نہ کوئی سوکھی چیز مگر وہ سب کتاب مبین میں ہے- ان عبارات سے یہ معلوم ہوا کہ علوم خمسہ کا علم رسول اللہ ﷺ کے علم میں داخل ہے اور قرآن مجید کے تفنن عبارت سے بھی معلوم ہو تا ہے کہ یہاں پر اپنی درایت سے سمجھنے کی نفی ہے- اللہ کے بتلانے کی نفی نہیں- بعض تفاسیر سے یہ بھی معلوم ہو تا ہے- اللہ تعالیٰ نے

فرمایاو یعلم ما فی الارحام فرمایااور میں جانتاہوں جوارحام میں ہے- یوں نہ فرمایاو ما تدری نفس ما فی الارحام یعنی یہ نہ فرمایاکہ کوئی نفس اپنی سمجھ سے نہیں سمجھ سکتاکہ رحم میں کیا ہے- کیونکہ اللہ کو معلوم تھا کہ چودھویں صدی میں ایسا آلہ ایجاد ہوگا کہ جس سے معلوم ہو جائیگا کہ پیٹ میں بچہ ہے کہ بچی- پھر قرآن مجید پر جھوٹا ہونیکا الزام لگ جائے گا- جہاں معلوم کرنے کی نفی آتی ہے وہاں فرمایاکہ کوئی نفس اپنی سمجھ سے نہیں سمجھ سکتا کہ کل کیا کرے گااور کس زمین میں مریگا- آج اگر جہاں بھر کے سائنسدان ایڑی چوٹی کازور لگائیں تو یہ معلوم نہیں کرسکتے-اس آیت کی تشریح میں مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب نے لکھاہے کہ ان کو مفاتیح الغیب فرمایا جن کا علم (یعنی علم کلی) بجز اللہ کے کسی کو معلوم نہیں شبیر احمد عثمانی صاحب تو علم غیب کلی کی نفی کر رہے ہیں حالانکہ قرآن مجید میں مطلقا نفی ہے- یعنی کلی جزوی دونوں کی نفی ہے کیونکہ نفس نکرہ ہے جو کہ نفی کے ساتھ آیاہےاور "ماذا" میں بھی "ما" عموم کے لیےاور بای ارض تموت بھی عموم کے لیے ہے یعنی اپنی سمجھ سے جاننے کی مطلقا نفی ہے کلی جزی دونوں کی-اگر اعطا کی نفی کی جائے تو کلی جزی دونوں کی نفی کرنی ہو گی- معلوم نہیں شبیر احمد عثمانی صاحب قرآن مجید کے کن الفاظ مبارکہ سے کلی کی نفی کرتے ہیں- حالانکہ عطر الوردہ کی عبارت سے علوم خمسہ کا علم باعطاء اللہ کلی جزوی دونوں ثابت ہوتے ہیں- شیخ الاسلام علامہ باجوری رحمتہ اللہ قصیدہ بردہ شریف کے شعرو من علومک علم اللوح والقلم کی شرح میں لکھتے ہیں کہ لوح محفوظ کے علم کو رسول اللہ ﷺ کے علم کا بعض سمجھنا-اس پر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ لوح و قلم میں سے علوم خمسہ بھی علم ہےاور رسول اللہ ﷺ کوامور خمسہ کا علم عطا نہیں ہواتواس اشکال کاجواب مولانا باجوری رحمتہ اللہ علیہ تین طریقوں پر دیتے ہیں-ایک تو یہ کہ امور خمسہ کا علم لوح محفوظ میں نہیں ہے اگر ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کو مطلع نہ کیا جاتا- حالانکہ حق یہ ہے کہ مطلع کیا جائے جیساکہ بعض ملائکہ مقربین کو مطلع کیاہے-دوسرا جواب یہ ہے کہ لوح محفوظ کا بعض علم خمسہ کے سواہےاور تیسرا جواب یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو دنیا سے جانے سے پہلے علم قیامت عطا کیا گیا تھا-

کاتب الحروف کہتاہے کہ یہ جواب پہلے دونوں جوابوں سے صحیح معلوم ہوتا ہے- پہلا جواب تو اس لئے نہیں صحیح کہ اس میں کہا گیاہے کہ لوح محفوظ میں امور خمسہ کا علم نہیں- حالانکہ قرآن مجید میں

کوئی ہری اور نہ کوئی سوکھی چیز ہے مگر کتاب میں ہے -اگر غور کیا جائے تو ان امور خمسہ کی ہی زیادہ تر جہان میں جلوی گری ہے اگر یہ علوم خمسہ لوح محفوظ میں نہیں تو پھر لوح محفوظ میں تو ہے ہی کچھ نہیں- دوسرا جواب یہ تھا کہ لوح محفوظ کا بعض علم مراد جو علوم خمسہ کے سوا ہے تو علامہ بوصیری رحمتہ اللہ علیہ تو لوح محفوظ کے علم کو رسول اللہ ﷺ کے علم کا بعض فرمارہے ہیں- حالانکہ اس جواب سے تو رسول اللہ کا علم لوح محفوظ کے علم کا بعض بنتا ہے- تیسرا جواب عقل اور علم دونوں کے لحاظ سے صحیح ہے- بلحاظ عقل اس لئے صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب پاک ﷺ سے ان علوم کے مخفی رکھنے کا کیا مطلب ہوا اور علم کے لحاظ سے اس لئے صحیح ہے کہ قرآن مجید میں سورہ جن پارہ 29 ہے-" جاننے والا ہے بھید کا اور خبر نہیں دیتا اپنے بھید کی کسی کو مگر جو پسند کر لیا کسی رسول کو" ترجمہ محمود الحسن صاحب- اس آیۃ کریمہ کی وجہ سے متزلوں نے اولیاء اللہ کی کرامات کا انکار کیا اور کاہنوں' نجومیوں' جفریوں' تالیوں کا ابطال کیا ہے- علامہ زمحشری نے اس آیت میں تشریح کرتے ہوئے کرامات اولیاء کا انکار کیا ہے کیونکہ کرامات کے لئے علم کا ہونا ضروری ہے اور آیت سب سے نفی کر رہی ہے- سوائے رسول اللہ ﷺ کے ودیگر رسولوں کے تو سب مفسرین کو ان کے اس سوال سے مصیبت پڑ گئی جو انہوں نے جواب دیئے ہیں ان کا خلاصہ نقل کرتا ہوں- میں نے تفسیر روح المعانی اور تفسیر عزیزی شاہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کا مطالعہ کیا ہے- (الحمد للہ) ان کے خلاصہ کا ذکر کرتا ہوں کیونکہ بالتفصیل کی گنجائش نہیں-

اللہ تعالیٰ کا رسول اللہ ﷺ کو علم قیامت پر مطلع فرمانے کا متعدد معتبر تفاسیر سے ثبوت

تفسیر عزیزی غیب کی تقسیم کرتے ہیں- غیب اضافی جو بعض کے سامنے غیب اور بعض کے سامنے حاضر ہوتا ہے اور ایک غیب مطلق ہے یعنی تمام مخلوقات سے غائب ہے کوئی اس کو جان نہیں سکتا- جس طرح قیامت کے آنے کا وقت اور اللہ کے احکام جو ہر روز جاری ہیں- دنیا میں اور شریعت کے حکم جو ہر شریعت میں حق تعالیٰ کے فرمودات کے بموجب جاری ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات

صفات کی حقیقت اور کنہ مفصل معلوم کرنا یہ سب غیب مطلق ہیں اور غیب خاص الٰہی بھی اسی کو کہتے
ہیں-فلا یظہر علی غیبہ احدا سو خبردار نہیں کرتا اوپر اس غیب خاص کے کسی کو کسی وجہ اس
طرح پر کہ خطا اور شبہ اور دھوکہ بالکل اس سے جاتا رہے اور بھول چوک کا احتمال بھی نہ رہے اور ایسی
دریافت کو جس میں یہ ساری صفتیں پائی جاتی ہوں اس کو عالم الغیب (غیب دان) کہہ سکتے ہیں-یعنی اس
پر غیب ظاہر ہوا-بخلاف نجومیوں کاہنوں' تالیوں اور جفریوں کے اور فال دیکھنے والوں کے ان سب کے
علموں کی اصل ظنی علامتیں اور اسباب ہیں-جن کے سبب سے بعض چیزیں ہونے والی معلوم ہو جاتی
ہیں یا جنات یا شیطان کے خبر دینے سے کچھ معلوم ہو جاتا ہے-سو وہ بھی جھوٹ اور سچ کا احتمال رکھتا ہے-
اس واسطے کہ ان کے بھی اکثر کلام تخمینی اور وہمی ہوتے ہیں-اور اولیاء اللہ کا الہامی علم اگرچہ ذات اور
صفات کی بعض حقیقتوں کا بعض ہونے والی چیزوں کا یقین اس سے حاصل ہے-لیکن ایسا یقین اس سے
حاصل نہیں ہوتا کہ کسی سے بھول چوک کا شبہ نہ رہے تاکہ ان کو غیب داں کہہ سکیں-مطلب لمبی
عبارت لکھنے کے بعد لکھتے ہیں پس معلوم ہوا کہ غیب کا اظہار کسی پر نہیں مگر جس کو پسند کر لیتا ہے-سو وہ
شخص رسول ہوتا ہے-تفسیر روح المعانی والے (ایک لمبی تشریح کے بعد) لکھتے ہیں فنحملہ علی
وقت وقوح القیامہ مطلب یہ ہوا کہ قیامت کے واقع ہونے کے وقت کا علم ہم کسی پر ظاہر نہیں
کرتے اس معنی کی وجہ ہوئی اس سے کہ یہ آیۃ ان ادری اقریب ما توعدون کے بعد واقع ہوئی-تو
مطلب نکلا کہ روح المعانی والوں کے نزدیک بھی اس سے قیامت کے وقت کے معلوم ہونے کا ثبوت ملتا
ہے اور تفسیر کبیر سے بھی یہی معنی معلوم ہوتا ہے تو اس معنی کے لحاظ سے تو گویا کہ علماء دیوبند کا نعوذ باللہ
قرآن مجید کا انکار ہو گیا اور جو معتزلہ کہتے ہیں اس معنی کی وجہ سے تو اور زیادہ انکار بنتا ہے جب علم قیامت کا
ثبوت ہو گیا تو علماء دیوبند کا امور خمسہ کا کلیہ ٹوٹ گیا-بڑے دکھ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ اگر ان کے
اکابر کے خلاف خاص کر مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب اور مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کے خلاف
تفاسیر اور احادیث سے ثبوت ملیں اور ان سے اگر تحقیق کرنا چاہیں تو کوئی جواب نہیں دیتے-اگر مہربانی
فرمائیں جواب دیں بھی تو چالاکی اور ناراضگی کے لہجے کے سوا کچھ نہیں ہوتا-اگر بریلویوں سے تحقیق
کرائی جائے تو ان کا تو عقیدہ ہی یہی ہے وہ تو ضرور تائید کرینگے-اگر دیوبندیوں سے تحقیق کرائی جائے تو

دو ...ی نہیں دیتے اگر دیں تو اس میں چالاکی اور ناراضگی ہوتی ہے جو کہ انسان کو مایوس اور متنفر کرتی ... ر وہ حق کے مؤید ہیں اور محقق ہیں تو میرے ان معروضات کا جواب پیار سے دیکر مجھے مطمئن ...یں۔

نوٹ: اگر اس تحقیق کا جواب صحیح صحیح محبت اور پیار سے دیا گیا تو انشاء اللہ مبلغ دو ہزار روپیہ بطور شکرانہ ادا کیا جائے گا۔

الف لام کی چار اقسام جنسی، استغراقی، عہد ذہنی اور عہد خارجی کے طریقہ استدلال سے بعض دیوبندی علماء کا جواب دینے سے انحراف اور بعض لاجواب

راقم الحروف نے علمائے دیوبند سے اس تحریر میں سوال کیا تھا کہ آپ حضور اکرم ﷺ کا علم غیب ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ بلکہ ماننے والوں پر کفر و شرک کا جو فتویٰ لگاتے ہیں اس کا قرآن و احادیث سے ثبوت دیں۔ کیونکہ بریلوی و دیوبندی اختلافات سے پہلے کے متقدمین و اکابرین کہ جنہیں دیوبندی و بریلوی حضرات دونوں اپنا پیشوا مانتے ہیں۔ ان کی لکھی گئی تفاسیر سے اور پھر بعض اکابر علمائے دیوبند کی تصانیف میں بھی حضور اکرم ﷺ کے عالم الغیب ہونے کے ثبوت ملتے ہیں۔ لیکن بعض علمائے دیوبند اس کا انکار کرتے ہیں اور آپ حضرات بھی شرک و بدعت کے فتوے لگاتے ہیں۔ جس سے امت مسلمہ میں مزید اختلافات بڑھتے جا رہے ہیں۔ برائے کرم ان باتوں کا قرآن و احادیث سے جواب دے کر شکوک و شبہات دور کریں۔ لیکن کئی جگہوں سے تو کوئی جواب ہی نہ ملا۔ کسی نے کہا ایسے مسائل کے جواب کا ہمارے پاس ٹائم نہیں (حالانکہ روزانہ شرک و بدعت کے فتوے انہی مسائل کی وجہ سے لگاتے ہیں) ایک صاحب نے نہایت چالاکی دکھاتے ہوئے جواب دیا جس کو علمائے دیوبند کو بھیجی گئی تحریر کے بعد درج کیا جائے گا۔ آپ پڑھ کر خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ علمائے دیوبند نے رسول اللہ ﷺ کے علم الغیب کے کمال کو کسی صورت نہیں ماننا چاہے قرآن کی مخالفت ہی کیوں نہ ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کے دربار میں بصد عجز و نیاز التجاء ہے کہ صحیح عقیدہ پر رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ کیونکہ عقیدہ کی صحت پر بخشش کا دارومدار ہے۔ اللہ تعالیٰ پارٹی بازی کی بیماری سے بچائے اور متقدمین کی

تابعدا ر کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین بحبیبہ ﷺ

بسم الله الرحمن الرحیم علم الغیب فلا یظهر علی غیبه احدا ' الا من ارتضی من رسول الآیته۔

ترجمہ : (جاننے والا ہے بھید کا سو خبر نہیں دیتا اپنے بھید کی کسی کو مگر جو پسند کر لیا کسی رسول کو (ترجمہ محمود الحسن)

آیت مبارکہ میں رسول مرتضٰی کے سوا سب کے علم غیب کی نفی کی گئی ہے لیکن علمائے دیوبند کے عقیدہ کی کتاب براہین قاطعہ ' مصنف خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوری اور مصدقہ رشید احمد گنگوہی کی ہے اس میں لکھتے ہیں کہ شیطان مردود اور عزائیل علیہ السلام کو زمین کے ذرے ذرے کا علم محیط نص سے ثابت ہے۔ (حالانکہ قرآن مجید میں کوئی ایسی نص نظر نہیں آتی) لیکن اسی کتاب میں حضور اکرم ﷺ کے لئے اس علم کو شرک لکھا ہے۔ یہاں تک لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں (براہین قاطعہ صفحہ نمبر 51)

اب دل میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جس کے لیے قرآن مجید نے انکار کیا ہے اس کو علم تھوڑا حاصل ہو۔ بنسبت اس کے کہ جس کے لئے قرآن مجید سے انکار ثابت ہوتا ہے۔ المهند علی المفند جو کہ علماء دیوبند کے عقیدہ کی کتاب ہے اور یہ بھی مولانا خلیل احمد سہانپوری کی تصنیف ہے۔ علماء دیوبند کے 44 اکابر متقدمین علماء حرمین شریفین ' مصر اور دمشق کی مصدقہ ہے۔ علماء حرمین سوال کرتے ہیں کہ کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ ملعون شیطان کا علم سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے علم سے زیادہ اور مطلقاً وسیع تر ہے اور کیا یہ مضمون آپ نے اپنی کسی تصنیف میں لکھا ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہو اس کا کیا حکم ہے۔ (اس سوال کا اس کتاب میں جواب اسی طرح درج ہے)

الجواب : اس مسئلہ کو ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام کا علم حکم و اسرار و غیرہ کے متعلق تمام مخلوق سے زیادہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ "شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ کہاں پایا جا سکتا ہے۔ ہاں کسی جزئی حادثہ حقیر کا حضرت کو اس

لئے معلوم نہ ہوتا کہ اس کی جانب توجہ نہیں فرمائی۔ آپ کے اعلم ہونے میں کسی قسم کا نقصان پیدا نہیں ہو سکتا۔ (المہند المفند صفحہ نمبر 58)

راقم الحروف نے علماء دیوبند کو لکھی گئی تحریر میں پوچھا تھا کہ براہین قاطعہ اور المہند علی المفند میں تطبیق کیسے ہوگی۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں فرماتے تو اپنے غیب سے کونسا غیب مراد ہوگا اگر اپنا خاص غیب مراد ہو جیسا کہ تفسیر حقانی اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ بھی لکھتے ہیں کہ اس غیب سے مراد خاصا الہی ہے تو معنی یہ بنا کہ اپنے غیب خاص کا کسی پر اظہار نہیں کرتا سوائے رسول پسندیدہ کے۔ اب اگر اعطائی اور محدود کے فرق کو معتبر نہ سمجھا جائے تو پھر تو شرک لازم آ گیا کیونکہ جب اپنا خاص علم عطا کیا تو شرک لازم آ گیا۔

اگر اپنے غیب سے مراد وہ غیب مراد ہو جیسا کہ الغیب میں ہے تو الغیب کا الف لام خالی نہ ہوگا۔ جنسی استغراقی یا عہد خارجی ہوگا۔

اگر جنسی ہو تو معنی یہ ہونگے کہ جنس علم پر کسی کو مطلع نہیں کرتا نہ کلی پر نہ جزئی پر سوائے رسول پسندیدہ کے۔ اس لحاظ سے تو پھر حفظ الایمان کی ایک عبارت اس کے خلاف نظر آتی ہے۔ اس میں لکھا ہے ایسا علم تو جمیع حیوانات کو بھی حاصل ہے حالانکہ میرے خیال ناقص کے مطابق تو علم عقل کے ساتھ خاص ہے اور بہائم اور حیوانوں کو شعور ہوتا ہے عقل نہیں ہوتی۔ دوسرا رسول اللہ ﷺ کے لئے جنس علم جزئی و کلی دونوں ثابت ہوتے ہیں جو کہ علمائے دیوبند کے عقیدہ کے خلاف ہے۔

اگر الف لام استغراقی ہو تو پھر سب سے علم غیب کلی کی نفی ہوتی ہے۔ سوائے رسول پسندیدہ کے۔ رسول اللہ ﷺ کے لیے علم غیب کلی ثابت ہوتا ہے۔ جو کہ علماء دیوبند کے عقیدہ کے خلاف ہے اور براہین قاطعہ کی عبارت کے خلاف ہے۔

اگر الف لام عہد خارجی ہو تو قیامت کے علم کی نفی ہوتی ہے۔ سب سے سوائے رسول پسندیدہ کے۔ کیونکہ پیچھے قیامت کے وقت کے علم کی نفی ہے۔ اپنی درایۃ سے تو رسول اللہ ﷺ کے لئے علم قیامت ثابت ہوتا ہے۔ جو کہ علماء دیوبند کے عقیدہ کے خلاف ہے۔

قانون نحوی کے لحاظ سے عالم الغیب میں جو غیب مراد ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے لئے ثابت

ہوتا ہے اگر یہ خیال کیا جائے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کے لیے علم غیب کلی مانا جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ برابری آتی ہے جو کہ شرک ہے تو عرض ہے کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے ایسا بھی نہیں سمجھتے جیسا کہ سمندر کے سامنے ایک قطرہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علم کی ابتداء ہے نہ انتہاء اور رسول اللہ ﷺ کے علم کی ابتداء بھی ہے اور انتہاء بھی۔ اگر ایسا علم اللہ تعالیٰ کے لیے مانا جائے کہ جس کی ابتداء بھی ہے اور انتہاء بھی تو یہ تو کفر ہو گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علم کو محدود ماننا پڑے گا جو کہ کفر ہے۔ پھر برابری کس طرح ہوئی یہ شرک کی رٹ عقیدہ کے تعصب کی وجہ سے ہے یا بے علمی کی وجہ سے ہے۔

براہین قاطعہ اور المھند علی المفند دونوں خلیل احمد انبیٹھوی المعروف سہارنپوری کی ہیں۔ صاف جھوٹ اور دوغلی پالیسی ملاحظہ فرمائیں۔ ایک کتاب میں علماء حرمین کے سوال پر جواب میں یہ تحریر کر رہے ہیں اور دوسری کتاب براہین قاطعہ میں کھلم کھلا لکھ رہے ہیں کہ آپ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں اور شیطان مردود اور عزرائیل علیہ السلام کو زمین کے ذرے ذرے کا علم محیط نص سے ثابت ہے۔

غور فرمایں کہ جس علم کا شیطان مردود اور عزرائیل علیہ السلام کے لیے قرآن سے ثبوت دے رہے ہیں وہی علم حضور اکرم ﷺ کے لئے شرک لکھ رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی محبت کو سامنے رکھ کر فیصلہ فرمائیں کہ کیا یہ بے ادبی اور تضاد بیانی نہیں۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی محبت سے زیادہ اساتذہ کی محبت رکھتے ہوئے ایسی بے ادبی کی باتیں برداشت کر لیتے ہیں۔ جس سے ایماں کا بیڑا غرق ہو جاتا ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ کی بے ادبی برداشت کرنے سے ایمان کا بیڑا غرق ہو جاتا ہے۔ آپ مجبوراً سوچیں گے کہ یہ دو متضاد عبارتیں ایسے بڑے علماء کیسے لکھ سکتے ہیں۔ تو میں بھی پہلے یہی سوچتا تھا لیکن یہ سب کتابیں منگوا کر دیکھیں تو من وعن یہ عبارتیں موجود ہیں۔ جس کو یقین نہ آئے تو میرے پاس آکر دیکھ سکتا ہے۔ یا بازار سے کتابیں لے کر یہ پڑھ سکتا ہے۔

اس تضاد بیانی کی اصل وجہ یہ ہے کہ اعلحضرت الشاہ احمد رضا خان بریلویؒ علمائے دیوبند کی کتابوں سے کفریہ عبارات لکھ کر علمائے حرمین شریفین کے پاس لے گئے تو اس وقت کے علمائے حرمین

شریفین نے علمائے دیوبند سے پوچھا کہ کیا آپ اس طرح کا عقیدہ رکھتے ہیں تو پھر ان کے جواب میں ایک کتاب دوبارہ لکھی جس کا نام ہے المھند علی المفند -اس طرح کتے پھوا کرتے پھو ہیں-

مولانا السید احمد افندی ابرزنجی الحسینی المفتی بالمدینۃ المنورہ آپ لکھتے ہیں کہ علماء ہند میں سے ایک شخص جسے احمد رضا خان کہا جاتا ہے مدینہ منورہ آیا جب وہ مجھ سے ملا تو اس نے اولاً مجھے یہ بتایا کہ ہند میں کفر وضلال میں سے کچھ لوگ ہیں جن میں سے ایک غلام احمد قادیانی ہے-جو مسیح علیہ السلام کے مماثل ہونے اور اپنے لئے وحی اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے-انہیں میں سے ایک فرقہ امیریہ ایک نذیریہ 'اور ایک قاسمیہ ہے-جو دعویٰ کرتا ہے کہ اگر نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں کوئی نبی فرض کر لیا جائے بلکہ اگر آپ کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تب بھی آپ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آتا-

انہی میں سے ایک فرقہ وھابیہ کذابیہ ہے جو رشید احمد گنگوہی کا پیروکار ہے جو اللہ تعالیٰ سے بالفضل کذب کا وقوع کا قول کرنے کو کافر قرار نہیں دیتا-انہی میں سے ایک شخص رشید احمد ہے جو مدعی ہے کہ وسعت علم شیطان کے لیے ثابت ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کے لئے نہیں-انہی میں سے ایک اشرف علی تھانوی ہے جو کہتا ہے کہ اگر نبی ﷺ کی ذات پر علم مغیبات کا حکم لگانا بقول زید صحیح ہو تو سوال یہ ہے کہ اس کی مراد بعض مغیبات ہیں یا کہ سب اگر بعض مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص-ایسا علم غیب تو زید وعمر وبلکہ جمیع حیوانات اور بہائم کو بھی حاصل ہے-

آگے السید احمد افندی لکھتے ہیں کہ پھر اس نے یعنی (احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ) نے مجھے بتایا کہ میں نے ان فرقوں کے رد اور ان کے اقوال باطل کرنے کے لیے ایک رسالہ موسومہ المعتمد لکھا ہے-اس نے مجھے اس رسالہ کے خلاصہ (حسام الحرمین) پر مطلع کیا-جس میں صرف ان فرقوں کے اقوال مذکورہ کا بیان اور ان کا مختصر سا رد تھا اس رسالہ (حسام الحرمین) پر تصدیق و تقریظ طلب کی-ہم نے اس پر تقریظ و تصدیق لکھ دی-جس کا خلاصہ یہ ہے-

کہ اگر ان لوگوں سے یہ مقالات شنیعہ ثابت ہو جائیں تو یہ لوگ کافر و گمراہ ہیں کیونکہ یہ سب باتیں اجماع امت کیخلاف ہیں-

اس عبارت میں دیکھیں کہ علماء حرمین فرما رہے ہیں کہ اگر یہ اقوال شنیعہ ثابت ہو جائیں

(یعنی ایسی باتیں عالم نہیں لکھ سکتے) اگر یہ باتیں ثابت ہو جائیں کہ واقعی کسی نے لکھی ہیں تو یہ لوگ کافرو گمراہ ہیں۔(بحوالہ فوٹو کاپی غایت المامول فی تتمۃ منہج الوصول فی تحقیق علم الرسول)

اب دیوبندی علماء نے علم غیب کے بارے میں جو علمائے حرمین سے سوال کیا تھا اس کو نقل کیا جاتا ہے۔ مولانا السید احمد آفندی رحمۃ اللہ علیہ اس رسالہ کی ابتداء میں خطبہ کے بعد لکھتے ہیں۔ اما بعد ہندوستان سے آنے والے سوال کے جواب میں میں نے ایک مختصر رسالہ لکھا تھا۔ جس کا مضمون یہ تھا۔ علماء ہند میں جناب نبی کریم ﷺ کے علم کے بارے میں جھگڑا پڑ گیا ہے کہ آیا آپ ﷺ کا علم معنیبات کہ جن کا ذکر آیت ان اللہ عندہ علمہ الساعۃ میں ہے۔ اس سمیت تمام معنیبات کو محیط ہے یا کہ نہیں۔ علماء کی ایک جماعت پہلی شق کی قائل اور دوسری جماعت دوسری شق کی قائل ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ شافی دلائل کے بیان سے فرمائیں کہ حق کس جماعت کے ساتھ ہے۔

پس میں نے وہ سابقہ رسالہ تالیف کیا اور اس میں بیان کیا جناب رسول اللہ ﷺ کا ساری مخلوق میں سے سب سے زیادہ علم ہے اور آپ کا جمیع دینی امور کو محیط ہے بلکہ دنیا و آخرت کے تمام امور کو محیط ہے۔ لیکن قرآن و سنت اور کلام سلف کے واضح دلائل کی بناء پر معنیبات خمسہ آپکے علم شریف میں داخل نہیں۔

معلوم نہیں علمائے حرمین نے معنیبات خمسہ کے بارے کیسے لکھ دیا کہ قرآن و سنت اور کلام سلف کے واضح دلائل کی بناء پر آپؐ کے علم میں داخل نہیں۔ حالانکہ راقم الحروف نے جو پیچھے تفسیر روح المعانی تفسیر کبیر اور تفسیر عزیزی کے دلائل لکھے ہیں۔ کیا وہ قرآن و سنت اور کلام سلف کے واضح دلائل نہیں؟ بہر حال علماء حرمین نے علماء دیوبند کی بے ادبی کی عبارات کو مقالات شنیعہ لکھا اور ان کے قائلین کو گمراہ و کافر لکھا۔

اور معنیبات خمسہ کے انکار کرنے کے باوجود بھی عقیدہ اہلسنت کے خلاف گمراہ و کفر کا تو فتویٰ نہ دیا۔ یعنی علمائے حرمین نے بھی علمائے دیوبند پر کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ جس رسالہ سے یہ عبارتیں میں نے نقل کی ہیں اس کا ٹائٹل ہے ”احمد رضا خان صاحب کا گمراہ کن عقیدہ غیبیہ علماء حجاز کی نظر میں“

تعصب کا اندازہ لگائیں کہ جن عبارات کو مقالات شنیعہ لکھ رہے ہیں اور جن کے قائلین پر

گمراہ و کافر کا فتویٰ لگ چکا ہے اسکے باوجود انہیں تو کچھ نہیں کہا لیکن جس شخص نے ان باتوں سے پردہ اٹھایا اور حق و سچ بات کی اس کے عقیدہ کو گمراہ کن عقیدہ غیبیہ لکھ رہے ہیں۔ میں تو یہی سمجھا ہوں کہ جو لکھتے ہیں یا کہہ بولتے ہیں ان کا خیال ہے کہ ہم سے کسی نے کچھ نہیں پوچھنا۔

پھر جب علماء دیوبند نے دیکھا کہ مولانا احمد رضا خان صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے ان کی عبارات کی وجہ سے علمائے حرمین سے فتوی کفر لگوا کر بھانڈا پھوڑ دیا ہے تو اکٹھے ہو کر ایک کتاب لکھی جس کا نام رکھا " تلبیات ابلیس" جو کہ المھند علی المفند کے نام سے مشہور ہے اس پر علماء حرمین کی طرف سے عقیدہ کے متعلق سوال کیا اور علماء دیوبند کی طرف سے جواب دیا۔ کئی تحریروں سے انکار کر دیا اور ان عبارات پر کفر کا فتویٰ لگا دیا اور کئی عبارات میں تغیر و تبدل کر کے جواب دیا۔ حالانکہ مولانا اشرف علی تھانوی کو مولانا احمد رضا خان صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے کئی دفعہ جواب بھیجا کہ یہ عبارات کفریہ ہیں۔ اس کو مولانا حشمت علی صاحب کی کتاب الصوارم الھندیہ کے آخر میں دیکھ لیں۔

یہ مضمون لکھ کر قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب جو کہ حضرت بابا جی صاحب رحمتہ اللہ کے ماموں زاد بھائی' استاذ العلماء قاضی القضاۃ قاضی غلام جیلانی صاحب نور اللہ مرقدہ الشریف کے صاحبزادے مولانا حسین احمد مدنی صاحب کے شاگرد اور مولانا احمد علی لاہوری کے خلیفہ خاص تھے۔ ان کے پاس یہ تحریر بھیجی۔ انہیں لکھا کہ اس کا مطلب سمجھائیں تو جواب میں کہہ بھیجا کہ پہلے رسول غیر مرتضیٰ ثابت کریں پھر آپ کو مطلب سمجھا دیں گے۔ حالانکہ میں نے رسول مرتضیٰ " الا من ارتضی " کا معنی محض اس لئے کیا تھا تاکہ کسی ہیرا پھیری سے جواب دینے سے جان نہ چھڑا لیں۔ لیکن پھر بھی جان چھڑا لی۔ اس کے بعد یہ تحریر حافظ محمد احمد صاحب فیصل آباد ڈھڈی بس سٹاپ جامع مسجد غوثیہ فیصل آباد بھیجی کہ کسی مشہور دیوبندی مدرسہ کے علماء سے اس کی تحقیق کروا کر بھیجنا۔ انہوں نے فیصل آباد کے مشہور مدارس میں سے مدرسہ اشرف العلوم کے علماء کو یہ تحقیق دکھائی۔ انہوں نے دس پندرہ دن رکھنے کے بعد واپس کر دی کہا کہ ہمارے پاس ٹائم نہیں پھر ناصر پور میں حافظ محمد لطیف صاحب نے ایک عالم صاحب کو بھیجی جو کہ شرک و بدعت کے فتوؤں کے بہت ماہر تھے۔ ان کو بھجوائی انہوں نے جواب مہربانی فرمایا وہ من و عن تحریر نقل کرتا ہوں تاکہ آپ علماء دیوبند کی لیاقت اور دیانتداری کا اندازہ

لگا سکیں۔ لکھتے ہیں قرآنی آیات اور ان کے تراجم مفسرین کی نظر میں۔ (حالانکہ جتنے حوالے لکھے ہیں وہ سب ایک ہی تفسیر معارف القرآن سے لکھے ہیں جو کہ اردو میں ہے۔ لیاقت کو دیکھیں)

مطلق علم غیب خاصہ الٰہی کے عقیدہ کا رد علم غیب کی نفی کے دلائل کا رد اور بریلوی علماء کی اس مسئلہ میں تحقیق

علمائے دیوبند سے جو سوال کئے گئے تھے ان میں سے جواب تو کسی ایک کا بھی نہ دیا۔ سارے جواب میں حضور اکرم ﷺ کے عالم الغیب نہ ہونے اور برابری کی رٹ لگائے رکھی اور پھر کئی اعتراضات کئے جن کے جوابات علمائے دیوبند کے کئے گئے مندرجہ ذیل اعتراضات کے بعد درج کئے جائیں گے۔ پہلے علمائے دیوبند کی کا دیا گیا جواب من وعن نقل کیا جاتا ہے کہ ایک تو پٹھان ہونے کی وجہ سے اردو کا حلیہ ہی بگاڑ دیا دوسرا ہر جگہ صلعم لکھا ہے۔

اعتراض 1۔ لکھتے ہیں ولو کنت اعلم الغیب لا استکثرت من الخیر (صفحہ نمبر 188)

ترجمہ: اور اگر میں جان لیا کرتا غیب کی بات تو بہت کچھ بھلائیاں حاصل کر لیتا۔ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے معارف القرآن جلد سوم میں مفتی محمد شفیع رقم طراز ہیں اس آیت نے واضع کر دیا کہ انبیاء علیھم السلام نہ قادر مطلق ہوتے ہیں نہ عالم الغیب بلکہ ان کو علم وقدرت کا اتنا حصہ ہوتا ہے جتنا من جانب اللہ دیدیا جائے۔ ہاں اس میں شک شبہ نہیں کہ جو حصہ علم ان کو عطا ہوتا ہے وہ ساری مخلوقات سے بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ خصوصاً ہمارے حضور صلعم الخ۔ پھر آگے چل کر لکھتا ہے مگر اس کو اصطلاح میں علم غیب نہیں کہہ سکتے اور اسکی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کو عالم الغیب نہیں کہا جا سکتا۔

اعتراض 2۔ سورہ اعراف صفحہ نمبر 148-147، سورہ ھود میں لا اعلم صفحہ 31 کی تفسیر میں لکھتا ہے۔ ان جاہلوں کا یہ بھی خیال تھا کہ جو شخص خدا تعالیٰ کا رسول ہو وہ عالم الغیب بھی ہونا چاہیے اس جملہ نے واضح کر دیا کہ نبوت و رسالت علم کی مقتضی نہیں اور کیسے ہوتی جبکہ علم غیب حق تعالیٰ کی خصوصی صفت ہے جس میں کوئی نبی یا فرشتہ شریک نہیں ہو سکتا۔ سورۃ ہود صفحہ نمبر 414، سورۃ انعام

کے آیت والا اعلم الغیب یعنی میں غیب کو نہیں جانتا کی تفسیر میں صاحب معارف القرآن رقم طراز ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی فرشتہ یا پیغمبر کو غیب کی لاکھ چیزیں معلوم ہونے کے باوجود عالم الغیب نہیں کہا جاسکتا- پھر آگے چل کر لکھتا ہے کہ تمام فرشتوں اور انبیاء علیھم السلام سے آپ کا علم بڑھا ہوا ہے خدا تعالیٰ کے برابر نہیں- برابری کا دعویٰ کرنا یہ عیسائیت کے غلو کا راستہ ہے-

اعتراض 3- قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ کی تفسیر میں ابن کثیر نقل کرتا ہے- جلد سوم میں عن عائشہؓ قالت من زعم یعلم یعنی ان النبی صلعم ما یکون فی غدا فقداعظم علی اللہ الفریہ الذین اللہ بقول قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الخ صفحہ نمبر 138- اس آیت کی تفسیر میں صاحب معارف القرآن لکھتے ہیں آیت مذکورہ میں پوری وضاحت اور صداقت کے ساتھ بتلایا ہے- کہ علم غیب اللہ تعالیٰ کی مخصوص صفت ہے- جس میں کوئی فرشتہ یا نبی ورسول بھی شریک نہیں ہو سکتا صفحہ 599-

اعتراض 4- صاحب معارف القرآن عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا کی تفسیر میں لکھتے ہیں- بعض ناواقف غیب اور انباء الغیب کا فرق نہیں سمجھتے اس لئے وہ انبیاء اور خصوصا خاتم الانبیاء صلعم کے لیے علم غیب کلی ثابت کرتے ہیں- اور آپؐ کو بالکل اللہ تعالیٰ کی طرح عالم الغیب ہر ذرہ کائنات کا علم رکھنے والا کہتے لکھتے ہیں- جو کھلا ہوا شرک اور رسول کو خدائی کا درجہ دیتا ہے- نعوذ باللہ-

اعتراض 5- آپ نے الا من ارتضی من رسول سے پیغمبر کے عالم الغیب ہونے پر جو استدلال کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے- کیونکہ یہ استثناء متصل نہیں استثناء منقطع ہے- چنانچہ سورہ جن کی تفسیر کرتے ہوئے مندرجہ بالا آیت کی تفسیر میں معارف القرآن والے لکھتے ہیں- اس سے معلوم ہوا کہ یہ استثناء اصطلاحی لفظوں میں استثناء منقطع ہے- یعنی جس علم غیب کلی کی اصل کلام میں غیر اللہ سے نفی کی گئی تھی- مستثنیٰ میں اس کا ثبات نہیں الخ صفحہ 540-

اعتراض 6- حضور صلعم عالم الغیب ہوتے تو مدینہ کے منافقین سے وعدہ نہ فرماتے جب انہوں نے

مسجد ضرار میں نماز کا کہا تھا اور حضور صلعم سے درخواست کی تھی کہ آپ اس مسجد میں نماز کا افتتاح کریں اور حضور صلعم نے فرمایا کہ اس وقت تبوک کی مہم پر جارہا ہوں واپسی پر انشاء اللہ میں آپ کے لیے نماز پڑھاؤنگا- تو اللہ تعالیٰ نے مداخلت فرمایا- اور حضور صلعم کو اس مسجد میں نماز پڑھانے سے منع فرمادیا- آپ کو معلوم ہے کہ حضور ﷺ وعدہ خلافی کو برا سمجھتے تھے اگر آپ حاضر و ناظر ہوتے تو کبھی بھی وعدہ نہ فرماتے-

اعتراض 7- اسی طرح حضور صلعم کو روٹی میں زہر ملا کر کھلایا- مگر آپ صلعم کو معلوم نہ ہوسکا- کہ اس میں زہر ہے آخر میں دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ نقل کی جاتی ہے- شرح فقہ اکبر کے حوالہ سے رقمطراز ہے و بالجملہ فا العلم امرتفرد بہ تعالٰے الی ان قال و ذکرالحنیفۃ تصریحا ،اعتقاد ان النبی صلعم یعلمالغیب لمارفتہ قول تعالیٰ قل او یعلم من فی السمٰوات والارض الغیب الا اللہ -یعنی خلاصہ یہ ہے کہ علم غیب ایک ایسا حکم ہے جو اللہ کے ساتھ خاص ہے پھر آگے لکھتا ہے کہ حنفیوں نے تصریح کیا ہے کہ جو شخص حضور صلعم کو حاضر و ناظر سمجھتا ہے وہ کافر ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کہہ دیجیئے کہ زمین والے اور آسمان والے غیب کو خدا کے بغیر نہیں جانتے فتاویٰ دارالعلوم دیوبند صفحہ 14 جلد 1 'صفحہ 45 جلد 1 'صفحہ 793 جلد 1- و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمین الراقم دائم الحق بقلم خود-

الجواب : بتوفیق الملک الوھاب و بیدہ از مۃ التحقیق والصواب اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم- بسم اللہ الرحمن الرحیم و بالصلوٰۃ علی النبی الکریم-

آیئے اب مولانا صاحب کے اعتراضات کا جواب مطالعہ فرمائیں-

جواب نمبر 1 : قرآن مجید شریف میں تو صرف اتنا ہے کہ میں اگر غیب جان لیا کرتا تو سب بھلائیاں جمع کرلیتا- لیکن مولانا دائم الحق صاحب 'مفتی محمد شفیع صاحب کی تفسیر سے قادر مطلق ہونے کا

ثبوت- من جانب اللہ ملنے کا ثبوت اور رسول اللہ ﷺ کے لیے سب سے زیادہ ہونے کا ثبوت لکھ رہے ہیں- ولوکنت اعلم الغیب میں یہ کہاں ہے-اگر واقعی یہ معارف القرآن میں ہے تو پھر تو قرآن دانی کی حد ہی کر دی ہے-اگر یہ کہیں کہ ابتدا آیت میں ہے- قل لا املک الایۃ- تو اس آیت میں تو اللہ تعالیٰ کی مشیعت کے بغیر اپنے کسی نفع و نقصان کے مالک ہونے کی نفی ہو رہی ہے- معلوم ہوا کہ کافروں کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ مالک و مختار مطلق ہونا چاہیے-(سنیوں کا تو یہ عقیدہ نہیں وہ تو جو کچھ بھی سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی عطا سے سمجھتے ہیں)

آج کل کے مئوحد آیت پڑھ کر بر ملا یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تو اپنے بھی کسی نفع و نقصان کے مالک نہیں-الا ماشاء اللہ کو چھوڑ دیتے ہیں- کتنی قرآن مجید میں تحریف کرتے ہیں-اگر الا ما شاء اللہ کے لحاظ کو چھوڑ دیا جائے تو پھر رسول اللہ ﷺ تو بچوں سے بھی کم ہوئے- کیونکہ بچے بھی اپنے نفع و نقصان کے مالک ہوتے ہیں- کیونکہ جس وقت چاہتے ہیں کھاتے پیتے اور سارے کام کرتے ہیں- آپ ازروئے انصاف سوچیں کہ رسول اللہ ﷺ کی کتنی بے ادبی کر رہے ہیں-

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی مشیعت کے بغیر مالک و مختار ہونے کی نفی ہے نہ کہ قادر مطلق ہونے کی- کیا قادر اور مالک اللہ تعالیٰ کی دونوں علیحدہ علیحدہ صفات نہیں- کیا یہ ایک صفت ہے- تیسرے پارہ میں ہے- ترجمہ : کہہ اے اللہ اے مالک تو دیتا ہے ملک جس کو چاہتا ہے- کیا جس کو ملک دیتا ہے اس کو ملک میں قادر مطلق بنا دیتا ہے- یہ ہے علماء دیوبند کی قرآن دانی جس کے زور پر جو بھی سامنے آتا ہے- اس پر شرک کا فتویٰ لگائے جاتے ہیں- اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو فرمایا کہ آپ فرما دیں کہ میں اللہ تعالیٰ کی مشیعت کے بغیر اپنے کسی نفع و نقصان کا مالک نہیں- اب دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیعت کتنی ہے-

دیوبندیوں کے شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں- اس آیت میں بتلایا گیا ہے کہ کوئی بندہ خواہ کتنا بھی بڑا کیوں نہ ہو اپنے اندر نہ اختیار مستقل رکھتا ہے اور نہ علم محیط- سید الانبیاء ﷺ جو علوم اولین و آخرین کے حامل اور خزائن ارضی کی کنجیوں کے امین بنائے گئے ہیں ان کو اعلان کرنے کا حکم ہے-(ترجمہ محمود الحسن صفحہ 231)

اب تفصیل طلب امور یہ ہے کہ کہ ایک تو ازل سے لیکر ابد تک جتنا علم سب مخلوق کو ملا ہے۔ وہ سب رسول اللہ ﷺ کو ملا ہے۔ دوسرا مولانا دائم الحق صاحب کے حوالہ معارف القرآن سے بھی ساری مخلوقات سے زیادہ علم ثابت ہو رہا ہے۔ تیسرا یہ کہ شیطان مردود اور حضرت عزرائیل علیہ السلام بھی مخلوقات میں ہیں۔لھذا رسول الہ ﷺ کو ان سے بھی زیادہ علم ہوا۔

لیکن براہین قاطعہ میں رسول اللہ ﷺ کے لیے دیوار کے پیچھے کے علم کا بھی انکار کیا ہے۔اور شیطان اور عزرائیل علیہ السلام کے لیے زمین کے ذرے ذرے کا علم نص سے ثابت ہے لکھا ہے۔

تو اس تحقیق کے لحاظ سے یا تو مولانا دائم الحق اور مفتی محمد شفیع صاحبان کافر بنتے ہیں (کیونکہ نص کی مخالفت ہو گئی) یا براھین قاطعہ والے اور اس کے مئوید کافر بنتے ہیں۔انہی کی عبارات کی روشنی میں اب یا تو براھین قاطعہ غلط ثابت ہوتی ہے یا پھر تمام تفسیریں جو کہ اس کے خلاف ہیں۔وجہ تمیز یعنی فرق میں نے براھین قاطعہ میں پوچھا تھا۔ سوائے دائم الحق صاحب کے کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔(نام تو دائم الحق ہے مگر امید نہیں کہ عقیدہ کی وجہ سے حق کی تابعداری کی ہو) لیکن چلو جواب تو دیا۔

جواب نمبر 2: رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص غیب عطا فرمایا۔لہذا حضور اکرم ﷺ عالم الغیب ہوئے۔اگر یہ بات شرک ہے تو پھر تو شاہ عبدالعزیز صاحب مشرک ہوئے۔حالانکہ شرک تو یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتی ہیں اسی طرح کسی کو اللہ تعالیٰ کی کسی صفت میں ایک جزی میں بھی مانے تب شرک ہے۔یا اللہ تعالیٰ کی طرح بے ابتداء بے انتہاء مانے تب شرک ہے۔ دین کسی کے باپ کا تو نہیں کہ جس طرح جی چاہے اس طرح مطلب بنالے۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہے ہیں۔ترجمہ: کیا اس کو دیکھا ہے کہ جس نے اپنی مرضی کو خدا بنا لیا ہے۔

مولوی دائم الحق صاحب نے سارے جواب میں یہی رٹ لگائے رکھی کہ بے وقوف لوگ خاتم الانبیاء ﷺ کے لیے علم کلی ثابت کرتے ہیں اور آپ کو بالکل اللہ تعالیٰ کی طرح عالم الغیب ہر ذرہ کائنات کا علم رکھنے والا لکھتے اور کہتے ہیں۔حالانکہ دیکھا جائے تو اس فتوے کے مستحق خود ہیں۔اسی ایک بات کو ثابت کرنے کے لیے صفحے کے صفحے سیاہ کر ڈالے۔مقصد یہ کہ باتیں سو مطلب ایک۔ایک فرضی کلی والا

عقیدہ سامنے رکھ کر فتوؤں کے انبار لگا دیئے حالانکہ ان فتوؤں کی زد میں بڑے بڑے بزرگان دین آتے ہیں۔ اگر بزرگان دین پر رسول اللہ ﷺ کے زمین کے ذرے ذرے کا علم محیط ماننے سے فتویٰ شرک دیوبندی حضرات لگا سکتے ہیں تو دیوبندی حضرات تو شیطان کا علم محیط زمین کے ذرے ذرے کا مانتے ہیں۔ کیا یہ شرک نہیں ہے۔

جواب نمبر 3 : مولانا دائم الحق صاحب نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول مبارک نقل کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں جو شخص یہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ کل کی بات جانتے ہیں تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا ہے۔ اس حدیث شریف میں غد کا لفظ ہے۔ جو نکرہ ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ رسول اللہ ﷺ کسی کل کی خبر جانتے ہیں تو اس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا ہے۔ تو مطلب یہ نکلا کہ رسول اللہ ﷺ کیلئے کسی کل کی غیب کی خبر رکھنے کا عقیدہ رکھنا یہ بھی شرک ہے۔

اس فتویٰ سے بریلوی کیا دیوبندی بھی نہیں بچ سکتے۔ کیونکہ دیوبندی بھی جزئیات کثیرہ کے علم غیب مانتے ہیں۔ اس طرح تو پھر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین بھی اس فتویٰ شرک سے نہیں بچ سکتے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر میں ستر کافروں کے مرنے کی خبر دی تھی تو کیا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین نے اس خبر کو نہ مانا تھا۔ جب مانا تھا تو غیب پر یقین ہو گیا یا نہیں۔ حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کل کی خبر دیتے ہیں۔ تو وہ صبح صادق کی طرح سچی نکلتی ہے۔ حدیث کی کتابوں میں علامات الساعۃ اشراط الساعۃ کئی ابواب پر حاوی ہیں تو کیا محدثین حضرات اور رواۃ حضرات کا رسول اللہ ﷺ کے لیے کل کے علم غیب کا عقیدہ ہوا کہ نہیں۔ پھر ان حضرات پر کیا فتویٰ صادر فرماؤ گے۔ نعوذ باللہ تھوڑی ترقی کر جائیں اور رسول اللہ ﷺ پر بھی اس فتویٰ کا سم پھینک دیں۔ نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے غیب کی خبریں دے کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے کئی غیب کی باتیں جانتے ہیں۔ تو گویا آپ نے غیب دانی کا دعویٰ کیا۔ ذرا ہوش سے کام لینا چاہیے جس وقت عقیدہ کی بحث کرتا ہو تو ماله وما علیہ سب کی تحقیق کر لیا کریں۔

جواب نمبر 4: پھر کہہ رہے ہیں انباء الغیب ہے۔ علم غیب نہیں۔ تو عرض ہے کہ انباء الغیب سے آپ کی کیا مراد ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا رسول اللہ ﷺ کو خبر دینا معنی لیتے ہو تو عرض ہے کہ کون اس بات کا قائل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بتلانے کے بغیر آپ غیب جانتے ہیں۔ اگر آپ کی مراد حضور ﷺ کا اپنی امت کو خبر دینا ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ بغیر جاننے کے خبر دیں۔

جواب نمبر 5: دوسرا جواب جو انہوں نے دیا تھا اس میں لکھ رہے ہیں کہ جو آپ نے من ارتضیٰ من رسول سے پیغمبر کے عالم الغیب ہونے پر استدلال کیا ہے وہ صحیح نہیں کیونکہ یہ استثناء متصل نہیں منقطع ہے۔ چنانچہ سورہ جن کی تفسیر کرتے ہوئے مندرجہ بالا آیت کی تفسیر میں معارف القرآن والے لکھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا یہ اصطلاحی لفظوں میں استثناء منقطع ہے۔ یعنی جس علم غیب کلی کی نفی اصلی کلام میں غیر اللہ سے نفی کی گئی تھی مستثنیٰ میں اس کا اثبات نہیں۔

آپ لکھتے ہیں کہ بحوالہ معارف القرآن پر استثناء منقطع ہے متصل نہیں۔ یہ کس کی اصطلاح میں نحویوں کی یا معارف القرآن والوں کی اصطلاح میں۔ نحوی کے موجد سیبویہ زمحشری ہیں یا کہ صاحب معارف القرآن ہیں نحوہ کی پہلی کتاب اگر نحو میر ہی پڑھی ہو تو اس کو استثناء منقطع نہ کہتے۔ کیونکہ نحو میر میں استثناء کی بحث میں استثناء متصل وہ ہے کہ جو مستثنیٰ الا کے آنے سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہوتی ہے اور مستثنیٰ منقطع مستثنیٰ منہ میں داخل نہیں ہوتی۔ اب آیت میں دیکھتے ہیں کہ استثناء متصل ہے یا کہ منقطع۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اپنی مخلوق میں سے کسی ایک کو بھی غیب پر مطلع نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کو۔ اس آیت شریفہ میں احدا نکرہ ہے۔ جو کہ ساری مخلوق کو شامل ہے۔ وہ انسان ہوں، فرشتے ہوں یا کہ جن۔ تو کیا احد اکا کلمہ رسول اللہ ﷺ کو شامل نہ ہوگا۔ تامن ارتضی من رسول کو استثناء منقطع مانا۔ ایک تو اس کو مستثنیٰ منقطع ماننا نحو کے قانون کے لحاظ سے غلط ہے۔ دوسرا اس کو منقطع سینہ زوری سے اگر بنا بھی لیا جائے تب بھی صاحب معارف القرآن کا مطلب ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ الا کے آنے کے بعد مستثنیٰ متصل اور منقطع کا حکم ایک ہی ہوتا ہے۔

جواب نمبر 6: مسجد ضرار میں نماز پڑھانے کا وعدہ فرمانا۔ اس کو آپ کے علم غیب کے انکار پر

دلیل پکڑنا کتنی ہٹ دھرمی ہے- یہ تو تب دلیل بن سکتی ہے جب علماء اہسلنت کا عقیدہ یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے بتلائے بغیر حضور اکرم ﷺ کا علم ذاتی ہے- جبکہ علماء اہسلنت کا تو عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بتلانے سے علم غیب حاصل ہوا-

دوسری بات یہ کہ مسجد ضرار میں نماز پڑھانے کے وعدہ کو علم غیب کی نفی کے لیے پیش کر رہے ہیں اور نتیجہ نکالتے ہیں کہ اگر رسول اللہ ﷺ حاضر و ناظر ہوتے تو مسجد ضرار میں نماز پڑھانے کا وعدہ نہ فرماتے- یہ ایسی مثال سمجھیں کہ جیسے طالب علم سے کسی مسئلہ کی تحقیق کی جائے تو وہ کہے کہ مجھے معلوم نہیں اور جب وہ علم کی سند حاصل کرلے اور علم کی تکمیل کرلے تو اسے جو مسئلہ بھی کوئی پوچھے اس کا جواب دیتا جائے- تو کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ یہ جاہل ہے- کہ کتنے مسئلے ہم نے پوچھے تھے ان کا تو کوئی جواب ہی نہیں دیا تھا- لیکن جب علم کی تکمیل کے بعد واضح ہوگیا کہ اس کے بعد سے جو بھی پوچھا وہ بتا دیا-

رسول اللہ ﷺ کی زندگی مبارکہ کو بے تمثیل ایسا سمجھیں علمی کمال بلکہ عقلی کمال کا اندازہ لگائیں کہ دلائل تو علم غیب کی نفی کے پیش کر رہے ہیں اور نتیجہ حاضر و ناظر کی نفی نکال رہے ہیں- حالانکہ علم غیب اور حاضر و ناظر عقیدہ کے دو علیحد علیحدہ مسئلے ہیں- یہ ہے علمی اور عقلی کمال اور بحث رسول اللہ ﷺ کی صفات میں-

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ علم اٹھ جائے گا اور لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے- پھر ان سے مسئلے پوچھیں گے تو وہ بغیر علم کے فتوے دینگے- وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے- علمائے دیوبند کے ان عقلی دلائل پر رونا ہی آتا ہے- ذات کی بلی اور آسمان پر جھپٹیں- جن سوالوں کا جواب مولانا قاضی زاہد الحسینی اور مدرسہ اشرف العلوم کے مفتی صاحبان کترا گئے- مولانا صاحب جواب دینے بیٹھ گئے- اور پھر جواب دینے کے بجائے چند اعتراضات علم کی نفی کے لکھ مارے-

<u>**جواب نمبر 7 :**</u> ساتواں اعتراض یہ کیا کہ اگر آپ کو علم غیب ہوتا تو زہر والا گوشت نہ کھاتے تو عرض ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا زہر والا گوشت کھانا اس لئے نہ تھا کہ آپ کو علم نہ تھا بلکہ اس لئے تھا کہ

منافقین کو پتہ چل جائے کہ یہ لوگ کچھ نقصان نہیں دے سکتے- چنانچہ آپ گوشت کھانے کے بعد پوچھتے ہیں- کہ صحیح صحیح بتائیں کہ اس میں زہر نہیں ملائی- توانہوں نے کہا کہ ہاں زہر ملائی ہے- محض اس خیال پر کہ نبی ہوں گے تو یہ گوشت کچھ نقصان نہ دے گا- اور اگر نبی نہ ہوں گے تو ہماری جال چھوٹ جائے گی-اس کو علامہ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں پہلے پارہ میں و قالوا ان کی تفسیر میں لکھا ہے-

جواب دینے کا اصل طریقہ تو یہ ہے کہ پہلے مسائل کے اعتراضات کا جواب دیا جائے بعد میں اپنے عقائد کی حقانیت کے دلائل دیئے جائیں لیکن میں نے جو علمائے دیوبند سے سوال کئے تھے ان میں سے مولانا صاحب نے کسی ایک کا بھی جواب نہ دیا- سارے جواب میں برابری اور عالم الغیب کی رٹ لگائے رکھی کہ اگر حضور ﷺ کا علم غیب کلی مانیں تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ برابری لازم آتی ہے- حالانکہ میں نے کھلم کھلا لکھا تھا کہ جو علم غیب کلی مانتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے علم کے مقابلے میں سمندر سے ایک قطرہ کی مثل بھی نہیں مانتے- تو برابری کہاں سے ہوئی اور پھر میں نے ایک دفعہ بھی عالم الغیب کا ذکر تک نہیں کیا- میں نے یہ چند سوال کئے تھے کہ ان کا جواب چاہیے میں نے لکھا تھا کہ -

1- عقیدہ دیوبند کی مستند کتاب میں شیطان کے لئے تو ساری زمین کا علم محیط لکھا ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کے لئے لکھا ہے کہ آپؐ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں- جبکہ قرآن پاک میں شیطان کا تو کہیں نہیں علم محیط ثابت ہوتا- لیکن حضور اکرم ﷺ کے لیے ثابت ہے اور آپ کے اکابرین اس کے برعکس لکھ رہے ہیں-اس کا کوئی جواب نہ دیا-

2- دوسرا یہ کہ المھند علی المفند جو کہ علماء دیوبند کے عقیدہ کی متفق علیہ کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ جو شیطان کے غیب جاننے کا اقرار کرتا ہے وہ کافر ہے اور لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو کسی جزی حقیرہ کا معلوم نہ ہونا یہ آپؐ کی توجہ نہ فرمانے کی وجہ سے ہے- حالانکہ براہین قاطعہ میں لکھتے ہیں کہ دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں- ان دونوں کتابوں میں تطبیق کیسے کی جائیگی اس کا کوئی جواب نہیں دیا-

3- ایک تحقیق بھیجی تھی جس میں مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب اشعۃ اللمعات کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کلی و جزوی واحاطۃ ان کا ثبوت دیا تھا اس کا بھی کوئی

جواب نہ دیا۔

4۔ اور علامہ بوصیری رحمتہ اللہ علیہ کے قصیدہ بردہ شریف کے حوالے سے لوح محفوظ کے علم کا لکھا تھا اس کا بھی کوئی جواب نہ دیا۔ جو جواب دیا وہ بس برابری کی رٹ لگائے رکھی۔ اور یہ طریقہ اس لیئے اپناتے ہیں کہ ان باتوں کا علمائے دیوبند کے پاس کوئی جواب نہیں۔

ایک بات ضرور ذہن نشین فرمالیں کہ علماء دیوبند علماء اہلسنت والجماعت یعنی بریلویوں کے جواب میں ان آیتوں کا حوالہ دیتے ہیں کہ جو آیتیں کفار کے حق میں نازل ہوئیں ہیں۔ حالانکہ بریلویوں کا عقیدہ بالکل سلف صالحین کے عقیدہ کے موافق ہے۔ جو کہ آپ نے علوم خمسہ کی تحقیق میں شاہ عبدالعزیز اور شاہ عبدالحق محدث دہلوی صاحبان کے حوالہ جات سے پڑھ بھی لیا ہے۔ علماء دیوبند اپنے اکابرین کی لکھی گئی عبارات کو سامنے رکھ کر جو آیتیں کفار کے حق میں نازل ہوئی ہیں ان کو مسلمانوں پر چسپاں کر کے فتویٰ مہربانی فرماتے ہیں جو کافروں پر لگتا ہے۔ حالانکہ کفار اور بریلویوں کے مذہب میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ بخاری شریف باب قتال الخوارج والملحدین میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں۔ خارجی سب سے بدتر مخلوق ہے۔ ان کے بدتر ہونے کی یہ وجہ بیان فرماتے ہیں کہ جو کافروں کے بارے آیتیں نازل ہوئی ہیں وہ مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں۔ بعینہ یہی عادت آجکل دیوبندیوں کی ہے۔ بلکہ دیوبندی تو یہاں تک کہہ جاتے ہیں کہ آج کل کے مشرک ابو جہل اور ابو لہب سے بھی بدتر ہیں۔ نعوذ باللہ۔ رسول اللہ ﷺ کے لیے صفات عطائیہ ماننے والے کو ابو جہل اور ابو لہب سے بدتر ماننا کتنی دلیری ہے۔

علم غیب کلی و جزی کے ثبوت پر علم نحو کے لحاظ سے استدلال

1۔ میرے کیئے گئے سوالوں میں سے تو کسی ایک کا بھی جواب نہ دیا۔ میں نے سوال کیا تھا کہ اس آیہ کریمہ میں سب سے اظہار علم الغیب کی نفی ہے۔ سوائے رسول مرتضیٰ کے حالانکہ براہین قاطعہ میں شیطان مردود اور عزرائیل علیہ السلام کے لیے زمین کے ذرے ذرے کا علم محیط نص سے ثابت لکھا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے لیے دیوار کے پیچھے کا بھی انکار کر دیا۔

2- الھند میں لکھا ہے کہ جو شیطان کے لیے علم غیب رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مانتا ہے وہ کافر ہے۔ان میں کیسے تطبیق ہوگی۔

3- اگر آیۃ کا معنی قانون نحوی کے لحاظ سے کیا جائے تو علمائے دیوبند کے خلاف ثابت ہوتا ہے۔ اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ سارے جواب میں برابری اور علم الغیب کی رٹ لگائے رکھی۔ حالانکہ میرے سوال میں عالم الغیب کا نام تک بھی نہیں اور مفتی محمد شفیع صاحب کی تفسیر معارف القرآن میں دیانتداری دیکھیں کہ جہاں بھی علم الغیب کی نفی کی ہے صرف نبیوں اور فرشتوں کا نام لیا اور شیطان کا نام نہیں لکھا۔ محض اس لئے کہ ان کے مرشد رشید احمد اور ان کے فخر المحدثین خلیل احمد صاحبان نے شیطان کو ساری زمین کا علم محیط لکھا ہے۔ تو یہ بات لکھنے سے وہ نشانہ اول بنتے ہیں۔ پھر مطلق علم غیب کو خاصہ الٰہی لکھا ہے۔ تو کیا علم غیب جزی خاصہ الٰہی ہے۔اس طرح تو پھر سبھی مشرک بنتے ہیں کیونکہ علم جزی تو سبھی مانتے ہیں۔

4- اگر علم غیب کلی خاصہ الٰہی ہے تو اس لحاظ سے مولانا رشید احمد اور خلیل احمد صاحبان مشرک ہوئے۔ کیونکہ وہ شیطان کا علم محیط یعنی علم کلی مانتے ہیں۔ علمائے دیوبند علم کلی کو خاصہ الٰہی کہتے ہیں کہ جس کی ابتداء بھی ہے اور انتہا بھی ہے۔

غور فرمائیں علمائے دیوبند کی توحید کہ اللہ تعالیٰ کے علم کو محدود مانتے ہیں جبکہ علمائے اہسلنت تو یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علم کی نہ ابتداء ہے اور نہ انتہاء اور پھر اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی ہے اور حضور اکرم ﷺ کو علم کلی عطائی ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ علم کہ جس کی ابتداء بھی ہے اور انتہاء بھی۔

میں نے اپنے ماموں مولانا الحاج الحافظ شیخ الحدیث صاحب سے علم حاصل کیا کہ جن کا مسلک دیوبند سے تعلق تھا۔ فطرتاً مجھے اس مسلک سے لگاؤ ہونا چاہیے تھا۔لیکن بیس پچیس سال مطالعہ کرنے کے بعد اصل نتیجہ پر پہنچا ہوں جو کہ میرے اشتہارات سے ظاہر ہوتا ہے۔

اندازہ لگائیں کہ جن کمالات خداداد کا رسول اللہ ﷺ سے ان کے بزرگوں مولوی رشید احمد اور مولوی اشرف علی تھانوی صاحبان نے انکار کیا ہے اس کے ثابت کرنے کے لیے تابعداروں کو کیا کیا

پاپڑ بیلنے پڑ رہے ہیں- اور یہ سب تگ ودو محض مولانا رشید احمد اور اشرف علی تھانوی صاحبان کو بچانے کے لیے کی گئی ہے- کیونکہ ایک نے رسول اللہ ﷺ کے لیے دیوار کے پیچھے کے علم کا بھی انکار کیا ہے- لیکن شیطان مردود کے لیے زمین کے ذرے ذرے کا علم مانا ہے اور قرآن پاک میں سوائے رسول اللہ ﷺ کے سب کا انکار ثابت ہو رہا ہے- اور پھر اشرف علی صاحب نے تو کچھ زیادہ ہی سخاوت کی ہے- کہ حیوانوں کے لیے بھی رسول اللہ ﷺ کے علم جیسا یا علم جتنا لکھا ہے- یہ سب تفسیری ھیرا پھیری ہے- اس کو کہتے ہیں استاد پرستی یا اکابر پرستی-

معلوم نہیں ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے صفات عطائیہ کے انکار پر کیوں کمر باندھ لی ہے- حالانکہ متقدمین کی کتابوں میں اس عقیدہ کی تائید ملتی ہے-

شرک وبدعت کا فتویٰ ان کی بے ادبی کی جو عبارات ہیں بس ان سے توجہ ہٹانے کے لیے یہ طریقہ اپناتے ہیں- کیونکہ ان کے اکابرین نے کہہ دیا ہے کہ شیطان کے پاس تو ذرے ذرے کا علم ہے- لیکن حضور اکرم ﷺ کے لئے اگر مانیں تو شرک ہوگا- اگر زمین کا علم محیط ماننے سے برابری لازم آتی ہے تو پھر شیطان دیوبندیوں کے معنی کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ہو گیا- اور دیوبندی مشرک ہو گئے- نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات-

پھر مولانا اشرف علی تھانوی صاحب سے کسی نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو عالم الغیب کہہ سکتے ہیں کہ نہیں- تو مولانا صاحب جواب دے رہیں کہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد "کل غیب ہے یا بعض غیب" اگر بعض علوم غیبیئہ مراد ہوں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص- ایسا علم تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کو بھی حاصل ہے- (حفظ الایمان صفحہ نمبر 8)

آپ اندازہ لگائیں کہ دیوبندی علماء علم غیب کلی تو مانتے نہیں اور کہہ رہے ہیں کہ علم غیب جزی کوئی کمال نہیں بلکہ یہ تو ہر کہ ومہ بچوں، پاگلوں اور جانوروں کو بھی حاصل ہے اور حیوانوں میں کتے اور خنزیر بھی ہیں- مولانا صاحب کا علمی کمال دیکھیں اور حضور پاک ﷺ کی ذات پاک سے تعصب کا اندازہ لگائیں کہ سوال پوچھا جا رہا ہے کہ حضور ﷺ کو عالم الغیب کہہ سکتے ہیں کہ نہیں اور جواب کیا فرما

رہے ہیں کہ جس کو آپ علم غیب کہہ کر حضور ﷺ کا خاصا کہتے ہو وہ تو جانوروں کو بھی حاصل ہے- خصوصیت کائے کی-نعوذ باللہ من ذالک- اندازہ لگائیں کہ اشرف علی تھانوی نے اس چھوٹی سی عبارت میں رسول اللہ ﷺ کے علم کی کتنی بے ادبی کی ہے-حالانکہ رسول اللہ ﷺ کی کسی صفت پاک کی بے ادبی کفر ہے-

اعلحضرت الشاہ احمد رضا خان صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے علماء دیوبند کو بار بار متنبہ کیا کہ یہ عبارتیں بے ادبی کی ہیں-ان کو مٹادو-لیکن بجائے مٹانے کے ان عبارات پر مصر ہو گئے تو اعلحضرت نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کی حکومت سے پہلے کے علماء حرمین شریفین سے ان عبارات پر فتویٰ کفر لگوایا- جس پر علماء دیوبند مولانا احمد رضا خانؒ کے خلاف ہو گئے-اور مولانا حسین احمد مدنی نے الشہاب ثاقب میں اعلحضرت کو چار سو گالی نکالی ہے-(یہ کتاب میں نے دیکھی ہے پڑھی نہیں مجھے یہ معلومات مولانا عبدالسلام برہ زئی شریف والے بزرگوں نے پہنچائی تھی) دیکھئے اپنے اساتذہ کی وجہ سے کتنا غصہ آیا- کہ احمد رضا خان صاحب نے میرے اساتذہ پر کیوں فتویٰ کفر لگوایا- یہ نہ سوچا کہ فتویٰ کفر رسول اللہ ﷺ کی بے ادبی کی عبارات کی وجہ سے ہے-

غور فرمائیں کہ احمد رضا خان صاحب کی دیوبندیوں سے مخالفت حضور اکرم ﷺ کی وجہ سے ہے-اور دیوبندی اعلحضرت کے خلاف اپنے اساتذہ کی وجہ سے ہیں-

دیوبندی علماء سب کچھ معاف کر سکتے ہیں لیکن اعلحضرت الشاہ احمد رضا خان صاحب اور آپ سے محبت و عقیدت رکھنے والوں کو کبھی معاف نہیں کر سکتے-

یہ برابری کی رٹ اشرف علی تھانوی صاحب کی اس عبارت کو چھپانے کیلئے ہے-اگر عالم الغیب کہنا اتنا بڑا کفر ہے کہ سب تفسیریں اور کتابیں بھر دی ہیں- تو مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی جو کہ بیک وقت شیخ الطریقہ ،شیخ التفسیر ، شیخ الحدیث اور سب کے مسلم پیشوا ہیں وہ تو لکھ رہے ہیں کہ غیب دو قسم ہے غیب اضافی اور غیب مطلق- یہی عبارت جو پہلے صفحہ پر علوم خمسہ کی تحقیق میں لکھی جا چکی ہے- مطلب یہ ہے کہ غیب خاص الٰہی اور اس کو جاننے والے کو غیب دان کہہ سکتے ہیں یعنی اس پر غیب ظاہر ہوتا ہے-

اب حضرت شاہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ پر کیا حکم لگایا جائے گا۔اور پھر شاہ عبدالحق محدث دہلوی فعلمت فی السمٰوات والارض کا معنی لکھتے ہیں۔ پس دانستم ہرچہ درآسمانہا ہرچہ در زمین بود عبارتست از اصول تمام علوم جزوی وکلی واحاطہ آن۔

کیوں جناب شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کو مشرک کہو گے کہ جن کو علماء کرام محقق مطلق کے لقب سے یاد کرتے ہیں اور جن کا علماء ہند یعنی ہندوستان میں جتنے علماء ہیں علمائے دیوبند ہوں یا بریلوی۔سب پر ان کا احسان عظیم ہے کہ حرمین شریفین سے علم وحدیث ہندوستان میں لائے۔ تو کیا ان حضرات پر شرک کا نام چلاؤ گے کیا قیامت میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہو کر ذرے ذرے کا حساب دینے کا ارادہ نہیں یا کہ اعتقاد نہیں۔

آخر میں ایک قاعدہ لکھا جاتا ہے جو کہ اس عاجز کو علمائے فریقین کی کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے۔وہ یہ کہ قرآن مجید فرما رہا ہے۔میں اللہ تعالیٰ کی کتاب ہوں۔مجھ میں کوئی اختلاف نہیں۔ حالانکہ بظاہر تعارض ہے۔کیونکہ کسی جگہ علم غیب کی نفی ہے کسی جگہ اثبات ہے تو دونوں مسلک کے علماء نے اس اختلاف کو دور کرنے کے لیے ایک ایک قاعدہ باندھا ہے۔علمائے دیوبند نے یہ قاعدہ باندھا ہے کہ جہاں پر نفی ہے وہاں پر علم غیب کلی مراد ہے اور جہاں پر اثبات ہے وہاں پر علم غیب جزی مراد ہے۔اور بریلوی علماء نے یہ قاعدہ باندھا ہے کہ جہاں پر نفی ہے وہاں پر علم غیب ذاتی مراد ہے اور جہاں اثبات ہے وہاں علم غیب اعطائی مراد ہے۔اور قاعدہ وہ ہوتا ہے جو اپنے تمام جزئیات کو شامل ہو اور اگر بغور دیکھا جائے تو بریلویوں کا قاعدہ اپنے تمام جزئیات کو شامل ہے۔

جہاں پر نفی ہو گی وہاں پر ذاتی مراد ہے اور جہاں پر اثبات ہے وہاں پر اعطائی مراد ہے اور علماء دیوبند کا قاعدہ اپنے تمام جزئیات کو شامل نہیں۔پارہ 21 سورۃ لقمان۔ترجمہ: کسی کو معلوم نہیں کہ کل کیا کرے گا اور کسی کو معلوم نہیں کہ کس زمین میں مرے گا۔یہاں پر کلی جزی دونوں کی نفی ہے۔

نوٹ: ایک دفعہ حافظ محمد وقار عظیم صاحب کے ساتھ اہلحدیث مسلک کے مناظر مولانا طالب الرحمن صاحب میرے پاس آئے۔دو اڑھائی گھنٹے بحث ہوتی رہی۔ پہلے تو جو غیر مقلدوں کے حنفیوں پر

اعتراضات ہیں وہ کرتے رہے اور میں جواب دیتا رہا- لیکن چونکہ وہ مناظر تھے ان کے یہ مسئلے رٹے ہوئے تھے اور مجھے یہ معلوم ہی نہ تھا کہ حنفیوں کے کن کن مسائل پر یہ لوگ اعتراض کرتے ہیں- کیونکہ پچھ میں غیر مقلد آٹے میں نمک کی مثل بھی نہیں- لیکن اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے میں ھدایہ شریف میں دیکھ کر ہر مسئلے کا جواب دیتا رہا- لیکن چونکہ وہ مناظر تھے جب میں ایک مسئلے کا جواب دے دیتا تو وہ دوسرے مسئلے پر چلے جاتے- میں ان کو بار بار کہتا رہا کہ آپ نے یہ مسائل رٹے ہوئے ہیں اور مجھے معلوم نہیں پھر بھی آپ کو جواب دے رہا ہوں- آپ چالاکی نہ کریں پہلے ایک سوال کو پورا ہو لینے دیا کریں لیکن وہ ہنس کر دوسرا سوال کر دیتے- بہر حال میں ان کو صرف ایک مسئلے کا جواب نہ دے سکا- انہوں نے سوال کیا کہ کافر ذمی اگر رسول اللہ ﷺ کی بے ادبی کرے تو امام ابو حنیفہؒ اس کے قتل کرنے کا حکم نہیں دیتے جبکہ ہمارے امام شیخ ابن تیمیہ اس کے قتل کرنے کا حکم دیتے ہیں- اس مسئلے کا جواب اس وقت تو میں نہ دے سکا لیکن دوسرے دن ھدایہ شریف کی کتاب الحدود نکالی تو اس میں لکھا ہے کہ ذمی چونکہ کافر ہوتا ہے اور مسلمانوں کے تحت ٹیکس دیکر رہتا ہے اس کے جان و مال کی حفاظت کے ہم ذمہ دار ہیں- اگر اس کو قتل کریں تو یہ غدر یعنی غداری بنتی ہے-

بس صرف یہ جواب نہ دے سکا- لیکن انہوں نے طریقہ ہی ایسا اختیار کیا ہوا تھا کہ میں سمجھ رہا تھا کہ میں ھار رہا ہوں- جو یہ شک بھی الحمد اللہ دور ہو گیا- اس کے بعد علم غیب کی بحث چھڑی- وہ پوچھتے ہیں علم غیب کے متعلق تیرا کیا عقیدہ ہے- میں نے کہا کہ کلی اعطائی- تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے افک کا اعتراض کیا میں نے کہا کہ ہم کلی تدریجی کے قائل ہیں وہ کہنے لگے کہ تدریجی کہاں سے نکالا ہے میں نے کہا قرآن مجید تئیس 23 سالوں میں نازل ہوا ہے- اور علم غیب ایک دن میں کیسے حاصل ہو گیا علم غیب کے انکار کی وجہ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بہتان کا واقعہ ممبروں پر بیٹھ کر بیان کر کے رسول اللہ ﷺ کی اور عائشہ صدیقہؓ کی دل آزاری کرتے ہیں- یاد رکھیں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر آپ کے وصال سے پہلے سب نعمتیں کامل فرمائی تھیں خاص کر علم- اس عقیدہ پر اکثر بزرگان دین رہے ہیں- یہ کلی جزی کا اور شرک و بدعت کا چکر علماء دیوبند نے اپنے بزرگوں کی عبارات سے لوگوں کا خیال ہٹانے کے لیے چلایا ہے-

Scanned by CamScanner

بریلوی عقیدہ پر علمائے دیوبند کے اکابرین کا عمل انہی کے .اکابرین کی کتب سے ثبوت

میں تو بڑا ہی حیران ہوں کہ اگر ہم کہیں کہ خدا تعالیٰ کی اعطاء سے رسول اللہ ﷺ کے پاس زمین کے ذرے ذرے کا علم محیط ہے تو ہم مشرک ہیں اگر یہ لوگ شیطان اور عزرائیل علیہ السلام کے لیے زمین کے ذرے ذرے کا علم محیط مانیں تو پکے مؤحد (براہین قاطعہ صفحہ 51) ہم اگر رسول اللہ ﷺ کو اپنی امت پر حاضر و ناظر مانیں تو مشرک اگر یہ لوگ ہندو کی چودہ طبق (سات زمین اور سات آسمان) تک نظر پہنچنے کا عقیدہ رکھیں تو پکے مؤحد (شمائم امدادیہ صفحہ 57) ہم اگر کہیں کہ رسول اللہ ﷺ مختار کل ہیں تو مشرک ہیں اگر یہ لوگ ہر فانی فی اللہ باقی باللہ کو آسمانوں اور زمینوں میں ماذون مطلق و مجاز مانین تو پکے مؤحد۔ یہ لوگ اگر اپنے پیروں کو حاجت روا مشکل کشا مانیں تو پکے مؤحد (مرثیہ شیخ الہند)' ہم اگر رسول اللہ ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مشکل کشا مانیں تو مشرک ہیں۔ اگر ہم اہل القبور یعنی قبر والوں سے مدد مانگیں تو مشرک ہیں اگر کوئی قبر والے سے کہے کہ تو میرا کام کر دے تو یہ شرک ہے۔ (فتاوی رشیدیہ مبوب کامل مصنف مولانا رشید احمد گنگوہی جو کہ مرید ہیں حضرت حاجی امداد باللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ کے) اگر یہ لوگ اہل القبور سے مدد مانگیں تو پکے مؤحد۔ بلکہ بزرگ ہیں مثلاً حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ میرے حضرت کا ایک جولاہا مرید تھا۔ بعد انتقال حضرت کے مزار پر عرض کیا کہ حضرت میں بہت پریشان ہوں اور روٹیوں کا محتاج ہوں۔ کچھ دستگیری فرمائیے۔ حکم ہوا کہ تم کو ہمارے مزار سے دو آنہ یا آدھ آنہ روز ملا کرے گا۔ ایک مرتبہ زیارت مزار کو گیا وہ شخص بھی حاضر تھا اس نے کل کیفیت بیان کر کے ہر روز وظیفہ مقررہ پائین قبر سے ملا کرتا ہے۔ (شمائم امدادیہ صفحہ 74 ملفوظات حضرت حاجی صاحب 'مصنف مولانا اشرف علی صاحب)

شہید خنجر تسلیم کو ہر دم ہے جاں تازہ
تفقد میں غلاموں کی تمہیں بھی ہے آسانی

(مرثیہ شیخ الہند صفحہ 11)

شیخ الہند صاحب تو اپنے مرشد مولانا رشید احمد صاحب کے حق میں فرمارہے ہیں کہ خنجر تسلیم اور رضا کے شہید ہیں وہ مرتے نہیں۔ بلکہ ان کی زندگی ہر دم تازہ ہی تازہ ہے۔ اور میرے مرشد کو قبر میں جاکر بھی غلاموں کی دیکھ بھال میں کوئی مشکل نہیں اور مولانا رشید احمد صاحب تو فرمارہے ہیں کہ قبر والوں سے مدد مانگنی دور سے مانگے یا قریب سے شرک ہے۔ حضرت صاحب اور شیخ الہند صاحب تو فرما رہے ہیں کہ وہ زندہ ہیں اور اپنے غلاموں کی دیکھ بھال ان پر کوئی مشکل نہیں حالانکہ شرک کسی صورت میں معاف نہیں ہو سکتا۔ اب آپ فیصلہ فرمائیں کہ مشرک مرشد کیسے بن سکتا ہے۔ اور شیخ الہند کیسے بن سکتا ہے۔ ہم اگر غوث الاعظم کہیں تو مشرک ہیں۔ حالانکہ اس مذہب کے بانی مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب اپنے مرشد سید احمد صاحب کے متعلق لکھ رہے ہیں کہ میرے مرشد جس وقت شاہ عبدالعزیز قدس سرہ کی بیعت تھے اور آنجناب کے توجہات کے یمن سے جناب حضرت غوث الثقلین اور حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند کی روح مقدس آپ کے متوجہ حال ہوئیں اور قریباً عرصہ ایک ماہ تک آپ کے حق میں ہر دو روح مقدس کے مابین فی الجملہ تنازع رہا کیونکہ ہر ایک ان دونوں عالی مقام اماموں سے اس امر کا تقاضہ کرتا تھا کہ آپ کو بتمامہ اپنی طرف جذب کرے۔ تنازع کا زمانہ گزرنے اور شرکت پر صلح واقع ہونے کے بعد ایک دن ہر دو روحیں جلوہ گر ہوئیں اور تقریباً ایک پہر تک کے عرصہ تک وہ دونوں امام آپ کے نفس نفیس پر توجہ قوی اور پر زور ڈالتے رہے پس اس ایک پہر میں دو طریقوں کی آپ کو نسبت نصیب ہوئی۔ لیکن نسبت چشتیہ پس اس کا بیان کچھ اس طرح ہے ایک دن آپ حضرت خواجہ خواجگان قطب الاقطاب بختیار کاکی قدس سرہ کے ہاں تشریف لے گئے۔ اور ان کی مرقد مبارک پر مراقب ہو کر بیٹھ گئے اسی اثناء میں ان کی روح پر فتوح کو ملاقات نصیب ہوئی اور آنجناب یعنی قطب الاقطاب نے آپ پر نہایت زور سے توجہ کے سبب سے ابتداء حصول نسبت چشتیہ کا ثابت ہو گیا (صراط مستقیم صفحہ 191، مصنف شاہ اسمٰعیل صاحب) یہاں سے شرک کے سب مسئلے حل ہو گئے اسمٰعیل دہلوی صاحب۔ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو غوث الثقلین لکھ رہے ہیں۔ غوث کا معنی فریاد رس ثقلین کا معنی جن اور انسان یعنی آپ جنوں اور انسانوں کے فریاد رس ہیں۔ پھر روحوں کی لڑائی اور جنگ لکھ رہے ہیں۔ پھر ایک پہر میں سلسلہ قادریہ اور سلسلہ نقشبندیہ کی نسبت روحوں نے حاصل کرادیں۔

جو کہ سالہاسال کی محنت سے حاصل نہ ہو سکے اور مختیار کاکی علیہ رحمتہ کی قبر مبارک پر مراقب ہو کر بیٹھنے سے سلسلہ عالیہ چشتیہ کی نسبت حاصل ہو گئی جو کہ کئی سالوں کی محنت سے حاصل نہ ہو سکے - میں عوام کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ اس مذہب کا بانی ہندوستان میں تھوڑی سی عبارت میں یعنی اسمعیل دہلوی صاحب کتنے شرکوں کا مرتکب ہوا ہے - حالانکہ شرک کسی حال میں بھی اللہ معاف نہیں کریگا - معلوم نہیں یہ شرک کا کیا معنی لیتے ہیں - شرکت بھی کرتے جاتے ہیں اور ولایت کے اونچے مقام پر بھی پہنچتے جاتے ہیں - بلکہ مولانا اسمعیل صاحب نے اسی صراط مستقیم ہی کے صفحہ 3 پر اپنے پیر کے بارے میں لکھا ہے - لیکن چونکہ آپ کی ذات والا صفات ابتداء فطرت سے جناب رسالت ماب علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کی کمال مشابہت پر پیدا کی گئی تھی - اس لئے آپ کی لوح فطرت علوم رسمیہ کے نقش اور تقریر و تحریر کے دانشمندوں کی راہ و روش سے خالی تھی - اندازہ لگائیں کہ اسمعیل دہلوی صاحب اپنے جاہل پیر کو کیسے رسول اللہ ﷺ سے مشابہت دے رہا ہے - ان کی ایسی عبارات کی وجہ سے امت میں اختلاف پیدا ہوا - ورنہ جیسا کہ آپ نے اس تحریر سے اندازہ لگایا ہو گا کہ ان کے اکابرین کے کیا عقائد ہیں - اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر عرض کرتا ہوں کہ مجھے عقائد میں پختگی ان کی کتابوں سے حاصل ہوئی - اگر اس طرح تقابل لکھتا جاؤں تو ایک کتاب بنتی ہے - مزے کی بات یہ ہے کہ ان کی اپنی تحریریں ہی ان کے جھوٹا ہونے کے لیے کافی ہیں - اللہ تعالیٰ حقیقت سمجھنے اور رسول اللہ ﷺ کی محبت کاملہ نصیب فرمائے -

آمین بجاہ النبی الکریم

مصنف کی دیگر تصانیف

1- لمحات نور

2- نماز دریائے رحمت

3- یارسول اللہ کہنا منع کیوں؟

4- نصرۃ النواظر فی مسئلہ حاضر ناظر

5- دفع الشکوک والشبہات فی تحقیق الشرک والبدعات

6- حیلۃ الاسقاط اور نماز جنازہ کے بعد دعا کے احادیث سے ثبوت

7- تنویر القلوب والابصار بدلائل ثبوت علم الغیب للنبی المختار

8- اذان کے ساتھ درود شریف اور بعد نماز ذکر بالجہر کا احادیث سے ثبوت

9- تبرید الصور بالیصال الثواب لاھل القبور

10- بریلوی و دیوبندی وجہ اختلاف

11- ولی کی پہچان

12- "بریلوی ترجمہ کا علمی تجزیہ" کا جواب

بفیضان نظر

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین امام العاشقین ماہر علوم شریعت
واقف رموز طریقت مرکز ارشد والھدایہ ھادئی دین متین

حضور قبلہ عالم **باباجی** صاحب قدس سرہ العزیز

دربار عالیہ دریائے رحمت شریف (اٹک)